REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

شمارہ ۴۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۲۶ر شوال ۱۳۹۳ ہجری ۔ ۲۲ر نبوت ۱۳۵۲ ہش ۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ر نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ربوہ سے براستہ لنڈن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اطفال، خدام اور انصار کے اجتماعات خیریت سے گزرے حضور انور سب اجتماعات میں رونق افروز ہوئے اور اپنے رُوح پرور خطابات سے نوازا۔

قادیان ۲۰ر نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ لنڈن سے آمدہ اطلاع کے مطابق آپ ۲۹ر نومبر کو قادیان مراجعت فرما ہو رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس دارالامان تشریف لائیں آمین۔

★ — قادیان میں محترم صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

آسمان سے غلبۂ اسلام کی بشارت پوری ہونے کی آواز بلند ہو چکی ہے تم اپنی تمام صلاحیتوں کو اس مہم کیلئے وقف کر دو

تم ساری دُنیا کی خدمت اور بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو، اپنے اس مقام کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا اکتیسواں (۳۱) سہ روزہ سالانہ اجتماع بتاریخ ۲-۳-۴ر نبوت (نومبر) کامیابی سے منعقد ہو کر اختتام پذیر ہو گیا۔ ۴ر نومبر کو اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدامِ احمدیت سے جو زندگی بخش اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اس کا لفظ لفظ ایسا تھا جو قلوب میں اُترا جا رہا تھا۔ اور غلبۂ اسلام کی عظیم آسمانی بشارت پر نیا اور تازہ ایمان پیدا کر رہا تھا۔ دِلوں کا زنگ دُور ہو رہا تھا اور پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری تھی۔ سامعین جن سے پنڈال پُر تھا۔ اور جن میں ملک کے طول و عرض سے آنے والے ہزارہا خدام و اطفال کے علاوہ بکثرت انصار بھی موجود تھے بار بار پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ خلیفۂ وقت کے ساتھ اپنے خلوص و عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کے جس عالمگیر انقلابِ عظیم کی بشارت دی تھی اس کا آغاز حضرت مہدی معہود علیہ کی بعثت کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہ مہم پورے عروج پر ہے۔ بگل بج چکا ہے۔ آسمان سے آواز بلند ہو چکی ہے کہ تمام ادیانِ باطلہ پر اسلام کے غلبہ کا وقت قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا تم اس عظیم آسمانی مہم میں پُوری ہمت اور جوش کے ساتھ حصہ لو اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے ارشادِ خداوندی کے مطابق اپنی تمام صلاحیتوں کو بنی نوع انسان سے سچی اور بے لوث ہمدردی کے لئے وقف کر دو۔ دُعاؤں پر زور دو اور جماعت کے ہر طبقہ کی ایسے رنگ میں تربیت کرو۔ کہ ان میں سے ہر ایک اسلام کا جانباز سپاہی ثابت ہو۔

حضور کی تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تین بجکر دس منٹ پر بذریعہ کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور نے آج بھی از راہِ شفقت وہ رُومال گلے میں پہن رکھا تھا جو حضور نے بطور نشان خدام کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ اللہ اکبر۔ حضرت خاتم النبیینؐ زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے ہوا۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا۔

سائیکل چلانے کی تحریک

حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بہت سی خوشیوں اور کامیابیوں کے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے بڑا ہی کامیاب رہا ہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ماضی قریب میں میں نے جماعت میں سائیکل چلانے کی جو تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں ایک طرف کراچی اور سندھ سے اور دوسری طرف راولپنڈی سے اور تیسری طرف سیالکوٹ کی طرف سے بہت سے خدام سائیکلوں پر لگاتار ۸۰ اور ۱۰۰ میل کے درمیان روزانہ مسافت طے کر کے اپنے اس اجتماع میں شامل ہوئے (واضح رہے کہ سائیکلوں پر باہر سے آنے والے خدام کی تعداد ۶۹۳ تک پہنچ گئی تھی)

حضور نے فرمایا کہ اس دفعہ مجلس شوریٰ کے موقع پر میں نے یہ تحریک بھی کی تھی کہ سائیکلوں پر ایسے وفود کی تشکیل کی جائے جو اپنے اپنے ضلع کے ہر شہر، گاؤں اور قصبہ تک پہنچ کر ان سے رابطہ قائم کریں اور ان کی تکالیف اور مشکلات کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں جو رپورٹ ملی ہے اس کی رُو سے اس مہم میں ضلع سرگودھا اوّل آیا ہے۔ جس کے خدام نے ضلع کے کل ۱۰۷۸ دیہات میں سے ۱۰۳۹ دیہات سے رابطہ قائم کیا۔ ضلع تھرپارکر (سندھ) دوم رہا جو ۱۳۱۷ گاؤں میں سے ۹۰۴ گاؤں تک پہنچا۔ حضور نے اس سلسلہ میں ضلع وار تفصیلی رپورٹ بیان فرمائی۔ اور جو اضلاع اس مہم میں پیچھے رہے ہیں انہیں تحریک فرمائی کہ وہ بھی اس میں پوری طرح حصہ لیں۔ حضور نے اس مہم میں اوّل

(باقی دیکھئے صـ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے بیاسیویں جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ جماعت احمدیہ اور مبلغینِ کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان رُوحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

المُعلِن: ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ر نبوت ۱۳۵۲ ہش

سائیکل کی سواری!

نئی دلی کی ایک خبر:-

"پٹرول کی قیمتیں بڑھنے سے سائیکلوں کا بازار گرم" "بسوں میں چلنے والے، سکوٹروں کے مالک سائیکلیں سنبھالنے لگے"

نئی دلی (پی۔ اے۔ آئی)۔ پٹرول کی قیمت جس تیزی سے بڑھی ہے اتنی ہی تیزی سے لوگوں نے مجبوراً سائیکلوں میں دلچسپی لینا شروع کر دیا ہے۔ اور راجدھانی کے بہت سے لوگوں نے جن کے پاس اسکوٹر ہیں وہ سکوٹر چلانا گھاٹے کا سودا سمجھنے لگے ہیں۔

راجدھانی میں سائیکل مرمت کرنے والوں کی دکانوں پر پرانی سائیکلوں کا سیلاب آگیا ہے۔ جامعہ نگر اوکھلا کے رہنے والے ایک آدمی نے جو ابھی تک کرائے کے اسکوٹر پر دفتر جایا کرتا تھا اب اپنی ٹوٹی پھوٹی سائیکل کو پھر سے باہر نکال لیا ہے۔ جو اس نے دس سال پہلے کالج کے زمانہ میں خریدی تھی۔" (الجمعیۃ دہلی ۹/۱۱/۷۳ ص۲)

اس سے ملتی جلتی خبر انہیں دنوں ہالینڈ کی پڑھی گئی کہ وہاں کے لوگ موٹروں کی جگہ گھوڑوں اور سائیکلوں پر سفر کرنے لگے ہیں۔ عام حالات میں اس طرح کی خبریں اپنے اندر کوئی نُدرت نہیں رکھتی ہیں۔ لیکن حال ہی میں جو پٹرول کا مسئلہ پیدا ہوا تو دنیا کے بہت سے ممالک کی حکومتوں اور عام باشندوں کو اسی نوع کی کفایت کی باتوں کو سوچنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اگرچہ ابھی اس فیصلہ کی شروعات ہی ہیں جو تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک نے تیل کو حربی قوت کے طور پر استعمال کرنے کے سلسلہ میں کیا۔ مگر دنیا کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ کس طرح دنیا کا ایک بڑا حصہ اس سے متاثر ہوا۔ ایک تو حال ہی میں بنیادی طور پر تیل کے نرخ بڑھا دیئے گئے۔ جس میں کسی بھی ملک کا استثناء نہیں (جیسے ہمارا ملک) اور دوسری طرف بطور پالیسی بعض ممالک کو تیل کی سپلائی یا تو کلی طور پر بند کر دی گئی (جیسے ہالینڈ) یا جزوی طور پر اس میں کمی کر دی گئی (جیسے امریکہ وغیرہ)۔ عرب ممالک نے یہ فیصلہ ۱۷ روزہ جنگ کے نتیجہ میں کیا۔ اور اس فیصلہ پر ابھی ایک ماہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کو ایسی سواریاں یاد آنے لگیں۔ جو پٹرول کے بغیر چلیں۔ اور ان کا سفر بھی بآرام طے ہو۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے ذرا اندازہ تو کریں اس خوفناک پریشانی اور پیش آنے والی مشکلات کا، اگر ایسی جنگ خدانخواستہ دنوں سے نکل کر مہینوں اور سالوں تک طول پکڑ جائے اور اس کا دائرہ بھی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہو جائے اور یہ اندیشہ بھی کوئی موہوم نہیں، جو صورتِ حال اندر ہی اندر اس وقت دنیا کی بنی ہوئی ہے، نہیں کہہ سکتے کہ یہ لاوا کب پھوٹ پڑے اور آج کی دنیا جو تیسری عالمگیر جنگ کے آتش فشاں پر بیٹھی ہے کب اس کی لپیٹ میں آجائے!! خیر اس کا فیصلہ تو وقت ہی کرے گا۔ ہماری دعا تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہولناک مصیبت سے دنیا کو بچائے ہی رکھے۔

بہرحال یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ ہماری آج کی گفتگو کا نقطۂ مرکزی تو اس وقت سائیکل کی سواری ہے۔ متذکرۃ الصدر دونوں خبروں کے ضمن میں آپ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ حالاتِ پیش آمدہ کی مجبوری نے کس طرح بعض ملکوں میں لوگوں کو پٹرول سے چلنے والی تیز رفتار سواریوں کو چھوڑ کر سائیکل جیسی متروک اور بھولی ہوئی سواری کی طرف متوجہ کر دیا۔ پھر یہ صورتِ حال تو ابھی حال ہی میں بلکہ صرف ایک ماہ کے اندر اندر کی پیدا شدہ ہے۔ اس سے قبل کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ ایسا ہونے والا ہے!! مگر قربان جائیں جماعتِ احمدیہ کی مؤیّد من اللہ قیادت پر! حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک عرصہ پہلے ہی جماعت احمدیہ میں اس کے لئے باقاعدہ ایک تحریک جاری فرما چکے تھے۔ بلاشبہ یہ ایک الٰہی تحریک تھی جس کی اہمیت کے پیشِ نظر حضور نے اپنے حالیہ سفر انگلستان (۱۴ر جولائی تا ۲۴ر ستمبر ۱۹۷۳ء) کے دوران وہاں کے احباب کو بھی اس طرف بتاکید متوجہ کیا۔ چنانچہ ۱۵ر جولائی کو جب حضور ابھی انگلستان پہنچے ہی ہیں تو ملاقاتوں کے بعد جو خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اس میں ڈائری کے حسبِ ذیل الفاظ اب بھی بدر کی سابقہ اشاعت میں پڑھے جا سکتے ہیں کہ:-

"اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں آج کل میں نے دو تحریکیں کی ہیں۔ میں نے احباب جماعت سے کہا ہے کہ وہ سائیکل خریدیں۔ اور سواری کریں۔ اور اس طرح جن علاقوں سے ہمارا کوئی ملاپ نہیں وہاں جائیں اور لوگوں سے رابطہ پیدا کریں۔"

اور فرمایا:-

"اگر ایک لاکھ سائیکل تیار ہو جائے اور ہر سائیکل سوار ایک سو میل سفر کرے تو ایک کروڑ میل سفر روزانہ ہوگا۔ یہ سفر جماعت کے لئے بھرپور برکات کا موجب ہوگا۔"

(بدر قادیان ۳۰/۸/۷۳ ص۱)

پھر لنڈن ہی میں بتاریخ ۳ر اگست نمازِ جمعہ کے بعد کی ڈائری میں آتا ہے کہ:-

"نمازِ جمعہ کے بعد مسجد میں کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور حاضرین سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی حضور نے استفسار فرمایا کہ لنڈن میں خدام کی تعداد کتنی ہے۔ عرض کیا گیا کہ خدام ۲۰۰ کے قریب ہیں۔ اور تقریباً ۲۰۰ ہی اطفال ہیں۔ فرمایا تمام اطفال اور ۲۵ سال سے کم عمر کے خدام غلیل خریدیں۔ اور اپنے پاس رکھیں۔ نیز فرمایا "مجھے ایک ایسے دوست کی ضرورت ہے۔ جو غلیل کے لئے اچھے ربڑ خرید سکیں۔ اس کے اخراجات میں خود ادا کر دوں گا۔

فرمایا آج سے ایک سال کے اندر اندر یہاں کی جماعت میں کم از کم ۲۰۰ احمدی سائیکل سوار ہونے چاہئیں۔

فرمایا، انصار اللہ اور خدام کے پاس جو سائیکل اس وقت ہیں اُن کو اس تعداد میں شمار کر لیں لیکن بچوں کے پاس جو سائیکل ہیں وہ شمار نہ کئے جائیں۔ فرمایا لجنات اور ناصرات بھی سائیکل خریدیں۔"

پھر انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مستورات کی بھی ویسی ہی ذمہ داریاں ہیں جیسی مردوں کی ہیں ہم مستورات سے بیگانگی نہیں برت سکتے۔ حدود کے اندر رہتے ہوئے ضروری ہے کہ انہیں وہ تمام سوائق فراہم کئے جائیں جن سے اُن کے خدا داد قویٰ اور قابلیتوں کی پوری اور کماحقہٗ نشوونما ہو سکے اور [illegible] اسلام کی عظیم جدوجہد میں بھرپور حصہ لے سکیں۔"

فرمایا "میں نے [illegible] میں لجنہ کو کہا ہے [illegible] سائیکل خریدیں۔ دنیا کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ ہماری ماؤں اور بہنوں اور بیٹیوں میں کامل خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کیا جائے ورنہ غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ فرمایا ہماری سکیم یہ ہے کہ، ناصرات پوری طرح باپردہ سائیکل پر باہر نکلیں گی۔ شروع میں ان کے عزیزوں میں سے مرد رضاکاروں کو اُن کے ساتھ بھیجیں گے۔ تا وہ ان کی حفاظت کے فرائض ادا کریں۔ فرمایا عورتوں نے کام بھی کرنا ہے اور ہدایت پر قائم بھی رہنا ہے۔ شریعت کے احکام کی پابندی بہرحال ضروری ہے۔"

(بدر قادیان ۲۰/۹/۷۳ ص۲)

ممکن ہے کہ اس کو پڑھ کر بعض وہ لوگ جن کو روحانی بصیرت سے وافر حصہ نہیں ملا۔ اس تحریک کو خفت کی نگاہ سے دیکھیں یا اس کی کماحقہٗ قدر و منزلت کو پہچاننے سے قاصر رہیں۔ لیکن احمدی احباب اور پھر خلافت حقہ احمدیہ پر ایمان اور یقین رکھنے والے جانتے ہیں کہ جو تحریک حضرت امام ہمام کی طرف سے جاری کی گئی ہے وہ جماعت کے ہر فرد کے لئے انفرادی طور پر اور پھر ساری جماعت کے لئے اجتماعی طور پر بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا ذریعہ ہے۔ اس لئے تمام احباب جماعت کو ان دونوں اہم امور کی طرف فوری طور پر متوجہ ہو جانا چاہیئے بلکہ ہر جماعت کے عہدیداران کا یہ فرضِ منصبی ہے کہ حضرت امام ہمام کی اس تحریک کو بار بار احباب کے سامنے لائیں۔ اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالیں۔ جیسا کہ مذکورہ خبروں کی مثال دیکر ہم بھی واضح کر چکے ہیں، یہ بات تو اب ایک دنیا کے علم میں آچکی ہے کہ حالاتِ زمانہ جس تیزی سے بدل رہے ہیں سائیکل کی سواری کرنا اور سائیکل کے ذریعہ سفر کرنا بڑا ہی مفید اور کارآمد ہے۔

علاوہ ازیں جیسا کہ حضور انور کے مذکرہ بالا ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ حضور کی منشاء یہ ہے کہ ایک لاکھ سائیکل سوار ہماری جماعت میں ایسے تیار ہو جائیں جو سائیکل چلانے میں طاق ہوں، سو سو میل روزانہ کا سفر کر سکیں۔ اِسی طرح یہ بھی واضح رہے کہ یہ تحریک صرف پاکستان یا انگلستان کے احبابِ جماعت کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی احباب کے لئے حضور کی یہ تحریک ہے۔ کہ خدام اور انصار سائیکل خریدیں۔ اور سائیکل پر سفر کیا کریں۔ تا وہ اس کے عادی بن جائیں اور بوقتِ ضرورت وہ جماعتی کام کرکے ثواب حاصل کریں۔

پھر حضور انور نے جماعتی کام کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ ہر جگہ کے احمدی اپنے قریب [illegible] غیر از جماعت دوستوں کے پاس جائیں، ان کی خیر خیریت دریافت کریں۔ اُن کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور خدمت کے ہر ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھائیں جس کو بجالانے کی انہیں وسعت حاصل ہو۔

آج ہی کے پرچہ میں ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں حضور انور کے خطاب کا خلاصہ بھی الفضل سے نقل کیا جا رہا ہے۔ ہمیں یہی ایک پرچہ میسّر آسکا ہے۔ جسے اولین فرصت پر احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس خطاب میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبۂ جمعہ

جلسہ سالانہ میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا چاہیئے

مقامی احباب محبّت اور اخلاص کے ساتھ مہمانوں کی ہر ممکن خدمت کرنے کی کوشش کریں

موجودہ حالات کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ ہم کھانے کے لقمہ لقمہ اور ذرّہ ذرّہ کی حفاظت کریں اور ہر قسم کے ضیاع سے بچیں!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز۔ فرمودہ ۱۳ر جنوری ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا کوئی تازہ خطبہ موصول نہیں ہوُا۔ اس خیال سے کہ قادیان کا جلسہ سالانہ، قریب آرہا ہے، حضور انور کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۹۶۷ء کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں دوستوں سے جلسہ سالانہ کے متعلق بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

باہر کی جماعتوں سے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ اُنہیں اُن وعدوں کو یاد رکھتے ہوئے اور اُن دعاؤں کو ذہن میں حاضر رکھتے ہوئے کہ جو وعدے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بابرکت جلسہ کے متعلق کئے اور جو دُعائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کو بابرکت بنانے کے لئے اپنے ربّ کے حضور کیں۔ زیادہ سے زیادہ اس بابرکت جلسہ میں انہیں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ اُن کو بھی جو عادۃً جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ان کی زندگی کا ایک ضروری جز جلسہ کی شمولیت بھی بنی ہوئی ہے۔ اور سوائے اشد مجبوری کے وہ جلسہ سے غیر حاضر رہنا کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان لوگوں کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں تشریف لانا چاہیئے جو اس وقت تک اس معاملہ میں سُستی دکھاتے آرہے ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سی دیہاتی جماعتیں ہیں۔ جہاں سے کم دوست جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اگرچہ بہت سی ایسی دیہاتی جماعتیں بھی ہیں کہ جہاں سے بڑی کثرت سے دوست آتے ہیں۔ اور جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت

میں اُن دیہاتی جماعتوں کو مخاطب کر رہا ہوں

جہاں سے بہت کم احمدی جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اور میں اُن کی توجہ ان کے ضلع کے امیر اور ان کے ضلع کے مربّی کی وساطت سے اس طرف پھیرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس غفلت اور سُستی کو ترک کر دیں۔ اور جو جلسہ اب آرہا ہے اس میں شامل ہونے کی نیّت بھی کریں اور دعائیں بھی کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں توفیق عطا کرے کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہوں۔ اور ان فیوض اور برکات سے حصّہ لیں جن فیوض اور برکات کی دُعائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں۔ جن فیوض و برکات کے وعدے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو دیئے۔

اس کے بعد میں

ربوہ کے دوستوں سے

بھی کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ باہر سے آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مہمان ہیں۔ باہر سے آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مہمان ہونے کی وجہ سے ہمارے بڑے ہی باعزّت اور قابلِ صد احترام مہمان ہیں۔ ان کی عزّت کا ان کے احترام کا خیال رکھنا اور اُن کے آرام کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ایک طرف اس کی ذمّہ داری جلسہ سالانہ کے انتظام پر ہے کہ وہ جس حد تک ممکن ہو سکے اچھا اور سُتھرا کھانا تیار کریں۔ جس حد تک ممکن ہو سکے نہایت عزّت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کا پکا ہوُا کھانا پیش کریں۔ اور کھلائیں۔ اور جس حد تک ممکن ہے ان کی تکالیف کا خیال رکھیں۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف جسمانی یا ذہنی اُنہیں پہنچنے نہ دیں۔

دوسری طرف تمام اہلِ ربوہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اِن دنوں میں

خاص طور پر اِس بات کا خیال رکھیں

کہ ربوہ کا ماحول ظاہری طور پر بھی اور باطنی لحاظ سے بھی ہر طرح پاک صاف اور سُتھرا رہے۔ گھروں میں گند نہ ہو۔ گھروں سے باہر گند نہ پھینکا جائے سڑکوں اور گلیوں کو صاف رکھا جائے۔ باطنی طہارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں کہ وہ اہلِ ربوہ کو اس بلند اور ارفع مقام پر قائم رکھے جس بلند اور ارفع مقام پر باہر سے آنے والے دوست انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پھر دوکانداروں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے

کہ وہ اچھی اور سُتھری چیزیں رکھیں۔ اور مناسب نرخوں پر انہیں فروخت کریں۔ اور بیع و شراء میں کسی قسم کا جھگڑا نہ ہونے دیں۔ قولِ سدید سے کام لیں۔ کوئی ہیچ پیچ میں نہ ہو۔ جو بعد میں کسی قسم کی بدمزگی یا بدظنی کا باعث بنے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اشیاء دو نقطہ ہائے نگاہ سے سُتھری اور عمدہ کہلاتی ہیں۔ ایک وہ جو ظاہر میں سُتھری ہوں۔ اور ایک وہ جو اپنے اثر کے لحاظ سے صحت مند ہوں۔ ایسی غذائیں (کھانے پینے کی چیزیں) جن کا صحت پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ ربوہ کے دوکانداروں کو نہیں لانی چاہئیں، نہیں بیچنی چاہئیں۔ پس صحت مند اغذیہ ہماری دوکانوں پر بکنی چاہئیں۔

اہلِ ربوہ اور کارکنانِ جلسہ کا یہ بھی فرض ہے

کہ وہ اِن دنوں میں خاص طور پر یہ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اِس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور جیسا کہ محض اپنے فضل سے وہ پہلے کرتا آیا ہے کہ باوجود اِس قدر عظیم اجتماع کے اور باوجود اس کے کہ صحتِ جسمانی کا عام معیار اتنا بھی اچھا نہیں ہوتا جتنا بعض دوسرے ملکوں پر ہوتا ہے۔ باوجود ان ساری چیزوں کے اللہ تعالےٰ نے اِس اجتماع کو ہر قسم کی بیماری اور وباء سے محفوظ رکھا ہوُا ہے۔ پس دُعا کرنی چاہیئے کہ جیسا کہ وہ پہلے محفوظ رکھتا چلا آیا ہے اس جلسہ پر بھی اور آئندہ جلسوں پر بھی وہ احبابِ جماعت کو خواہ باہر سے آنے والے مہمان ہوں یا ربوہ میں بسنے والے ہوں۔ ہر قسم کی وباء اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ اور اِسی طرح اپنے فضل اور رحمت کو ہم پر نازل کرے کہ دیکھنے والی نگاہ میں یہ بھی ایک معجزہ سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ حقیقتاً یہ ایک معجزہ ہے۔

ایسے بڑے اجتماعات پر جہاں مرد بھی کثرت سے شامل ہوں اور مستورات بھی کثرت سے شامل ہوں اس بات کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو احکام اسلام نے غضِ بصر وغیرہ کے متعلق دیئے ہیں، ان کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ ہمارے اس جلسہ میں جہاں باہر سے بڑی کثرت سے مستورات بھی (احمدی بہنیں بھی) آتی ہیں اور مرد بھی آتے ہیں (شہری بھی اور دیہاتی بھی، پڑھے ہوئے بھی اور اَن پڑھ بھی۔ مختلف عادتوں والے جو مختلف روایات میں سے گزر کر جوان ہونے والے)

ہمارے ماحول کی پاکیزگی کے نظارے

جب غیر دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ عورتیں ایک طرف چل رہی ہیں اور مرد ایک طرف چل رہے ہیں۔ ہر ایک کا مُنہ اپنے سامنے ہے اور ہر ایک عورت کو بھی شیطان سے امن حاصل ہے۔ اور ہر ایک مرد کو بھی شیطان سے امن حاصل ہے۔ بڑی پاکیزہ فضا ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ لڑائی اور جھگڑا ہر وقت اور ہر مقام پر بُرا ہے۔ لیکن جہاں اس قسم کے مقدس دینی اجتماعات ہوں۔ وہاں جھگڑے اور فساد سے بہر حال بچنا چاہیئے۔ اور اس طرف عام حالات کی نسبت بھی زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

اِس قسم کے عظیم اجتماعات میں جہاں ۸۰-۹۰ ہزار مرد و زن دینِ اسلام کی باتیں سُننے کے لئے جمع ہوں، یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ وہاں شیطان اپنے بعض چیلے بھی بھیجتا ہے۔ جو بے دینی اور نافرمانی کی باتیں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جہاں اِس قسم کے دینی اجتماع ہوں وہاں خاص طور پر ہر قسم کی نافرمانی اور فسق و فجور سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص نظر آئے جو اس نیت سے اس اجتماع میں شامل ہوُا ہے کہ وہ فسق اور اِباء کی باتیں پھیلائے۔ تو فوراً نظام کو مطلع کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ ایسے لوگوں کے فتنے کو شروع سے ہی دبا دیا جائے۔ اور کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو۔

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے

کہ جماعت تقوےٰ کے ایک بلند معیار پر قائم ہے۔ محض اس کے فضل سے اور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہّ اور اس قوتِ قدسیہ کو حاصل کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے جو فیضان جاری ہوُا اِس کے نتیجہ میں۔ الحمدُ للہ۔ اور پھر ان دو پاک وجودوں کی سب تعریف ہے کہ جو ایک استاد کی حیثیت سے دُنیا میں نازل ہوُا اور مبعوث کیا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ایک وہ جو بہترین شاگرد کی حیثیت سے دُنیا میں پیدا ہوُا۔ اور اِس مقدس استاد سے شاگرد نے ہر فیض پایا۔ اور ہر فیض پھر آگے جاری کیا۔

پس جماعت بحیثیتِ جماعت ایک بلند معیار پر قائم ہے۔ فسق و فجور کی ایسی باتوں سے ہمیں یہ خطرہ یا اندیشہ نہیں ہوتا کہ کسی شخص کو وہ گمراہ کر دیں گی۔ یا ان کی ٹھوکر کا باعث بنیں گی۔ ہمارے دِل میں جو خطرہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ (خدا نخواستہ) بعض جوشیلے آدمی شاید اپنے جوش کو دبا نہ سکیں۔ اور لڑائی اور جھگڑے کی کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے، جو اس قسم کے مقدس اجتماع میں ہم نہیں پسند کرتے۔

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت بڑے بلند معیار پر قائم ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ ایسے مُقدس اجتماع میں کسی خناّس کی شرارت کے نتیجہ میں کسی ایک آدمی کی بھی دلآزاری ہو۔ اور اس کی توجہ دُعاؤں سے اور عاجزانہ خشوع و خضوع سے ہٹ کے ایسی ناواجب باتوں میں اُلجھ جائے۔

پس اگر باہر سے کوئی ایسے لوگ آجائیں جو یہ سمجھتے ہوں کہ اس اجتماع میں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے حکم سے جاری کیا ہے اور جو بڑی برکات اور فیوض کا حامل ہے۔ اس میں وہ فاسقانہ اور شر انگیز باتوں کو پھیلا سکتے ہیں۔ اور اسی نیت سے وہ یہاں آئے ہوں۔ تو آپ کا فرض ہے کہ آرام کے ساتھ، بغیر کسی قسم کی بدمزگی پیدا کئے ایسے لوگوں کو نظام کے سپرد کر دیں۔ نظام ان کو سمجھا بجھا کے ایسا انتظام کر دے گا کہ دِل آزاری کا باعث نہ بنیں۔

یہاں چونکہ اب ماحولِ ربوہ کے بھی بہت سے لوگ آنے لگے ہیں۔ عام حالات میں بھی آتے ہیں۔ مگر اجتماعات میں تو بڑی کثرت سے آتے ہیں اور اِس دفعہ تو چونکہ

آٹے وغیرہ کی بہت قِلّت ہے

اِس لئے ممکن ہے کہ بعض لوگ جلسہ پر باہر سے صرف کھانا کھانے کے لئے آجائیں۔ اگر ہمارے پاس توفیق ہوتی تو ہم خود بُلا کر ان کو کھانا کِھلا دیتے لیکن جماعت غریب ہے۔ اور اِس پر جو ذمّہ داریاں عائد کی گئی ہیں وہ بڑی اہم ہیں۔ اس لئے اِس قسم کے لوگوں کو کھانا کھلانے سے ہم معذور ہیں۔ ہمیں اصولی حکم یہ ملا ہے کہ تمہیں خدا دیتا تو بہت ہے، اشاعتِ اِسلام کے لئے اور اِس کے کلِمہ کے اعلاء کے لئے۔ لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا کہ تمہارا ایک دھیلا بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم دھیلے دھیلے کی حفاظت کرکے اُن برکتوں کو جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں سمیٹے ہوئے ہیں۔ اور دھیلے دھیلے کی ہمیں حفاظت کرتے رہنا چاہیئے۔ مَیں نے پہلے بھی اِس طرف توجہ دلائی تھی۔ کھانا یا کوئی اَور چیز کسی صورت میں بھی ضائع نہیں ہونی چاہیئے۔ ایک ایک روٹی، ایک ایک لقمہ کا صحیح استعمال ہونا چاہیئے ورنہ وہ برکت جاتی رہے گی جو ہماری روٹی میں اللہ تعالےٰ نے رکھی ہے اور مَیں یہاں کے رہنے والوں کو تنبیہہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ دی، اگر آپ نے اِس بات کا خیال نہ رکھا۔ اور غفلتِ مجرمانہ کے نتیجہ میں یا جان بوجھ کر آپ نے ہماری کوئی روٹی یا سالن کی کوئی بوٹی ضائع کر دی تو آئندہ سارا سال آپ کو غذائی قلّت اور تکلیف میں گزارنا پڑے گا۔

پس خدائی رحمتوں سے اپنے کو اور اپنے خاندانوں کو محروم نہ کریں بلکہ پوری کوشش کریں کہ جماعتی روٹی جو آسمان سے فرشتے لے کر آئے وہ ضائع نہ ہو۔ بلکہ اِس کے لقمہ لقمہ، ذرّہ ذرّہ کی حفاظت کی جائے۔ اور اِس کا صحیح استعمال کیا جائے۔ کیونکہ اِس روٹی کے ہر ذرّہ میں

آسمان کی ایک برکت ہے

اور کون بے وقوف ہے جو آسمانی برکتوں کو ضائع کرنے کے لئے تیار ہو جائے پس اِس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ یہ قِلّت اور مہنگائی کا زمانہ ہے اِس زمانہ میں ہم پر بڑا ہی اہم فرض عائد ہوتا ہے کہ ہر قسم کے ضیاع سے بچیں۔ اور جماعتی پیسہ کو بچائیں۔ اور ذرّہ ذرّہ کی حفاظت کریں ؃

قسط (۲)

نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

ہوٹلوں اور لائبریریوں میں قرآن کریم کی پیشکش۔ قرآن کریم سے متعلق معلومات بہم پہنچانے کیلئے نمائش اور سمپوزیم کا انعقاد اور تبلیغ واشاعتِ اسلام سے متعلق اہم فیصلے احمدیہ سکول کانو میں ایک تقریب۔ دو صد افراد کا قبول اسلام

رپورٹ سہ ماہی اپریل تا جون ۱۹۷۳ء !!!

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر و مشنری انچارج نائیجیریا

مشنری کلاس کا اجراء

الحمد للہ احمدیت کی روز افزوں ترقی سے تبلیغ و تربیت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر ہر سال اس ملک میں ایک مشنری کلاس جاری کی جاتی ہے امسال بھی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب کی سرپرستی میں اس کلاس کا اجراء ہوا۔ اس کلاس میں کل ۱۰ طلبہ ہیں۔ جو کہ مختلف سٹیٹس سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کلاس چھ ماہ تک ہوگی۔ جس میں قرآن کریم، حدیث اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے علاوہ ضروری مسائل پڑھائے جائیں گے امسال یہ کلاس اباداں کی اس مسجد میں شروع کی گئی۔ جو ایک مخیر عورت نے گذشتہ سال جماعت کو بطور تحفہ پیش کی تھی۔

ہفتہ وار ٹروتھ اور لٹریچر کی اشاعت

جماعت کی طرف سے ہفتہ وار پرچہ "ٹروتھ" باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ احمدیہ اخبار تمام نائیجیریا میں [illegible] پرچہ ہے۔ جو تمام جماعتوں میں رابطہ اور دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دی گئی۔ اور تمام مبلغین کو اس کے لئے خاص طور پر سرکلر بھجوایا گیا۔

مشن کی طرف سے تبلیغی کتب بھی شائع کی جاتی ہیں۔ نائیجیریا کی مشرقی ریاستیں اسلام سے نابلد ہیں وہاں مسلمان برائے نام تعداد میں ہیں۔ گذشتہ سال وہاں خاکسار نے دو مبلغین کو متعین کیا تھا جس کی وجہ سے تبلیغی کام اچھا ہو رہا ہے۔ عیسائیوں اور بدمذہب لوگوں میں اسلام کو روشناس کرانے کے لئے چار ہزار کی تعداد میں رسالہ "انٹروڈکشن ٹو اسلام" شائع کیا گیا۔ جو وہاں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ نمائش تراجم قرآن کریم کے موقعہ پر "قرآنی دعائیں" معہ متن و ترجمہ انگریزی شائع کی گئیں جو بہت مقبول ہوئیں۔ اس موقعہ پر ایک کتابچہ "قرآنی تعلیمات کی خوبیاں" جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک اقتباس ہے، خوبصورت رنگ میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ریویو کے ایڈیٹر صاحبان نے ایک انسائیکلوپیڈیا کے لئے جماعت کی تاریخ و عقائد کے متعلق ایک مبسوط مضمون مرتب کیا تھا۔ اس مضمون کی افادیت کے پیش نظر پہلے اسے "ٹروتھ" میں قسط وار شائع کیا گیا۔ اب اسے نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب شکل میں کئی ہزار تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس کے علاوہ ہاؤسا زبان میں Why I beleive in Islam کا ترجمہ شائع کیا گیا۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ بھی عنقریب شائع ہو جائے گا۔ امید ہے ہاؤسا زبان میں اس لٹریچر کی اشاعت نائیجیریا کی شمالی ریاستوں میں تبلیغ کے لئے بہت اہم ثابت ہوگی۔

ترجمہ قرآن کریم یوروبا زبان میں

یوروبا زبان نائیجیریا کی اہم ترین زبانوں میں سے ایک ہے جماعت کی زیادہ تعداد بھی اس زبان کے بولنے والے افراد پر مشتمل ہے اس زبان میں مکرم مولوی نسیم صاحب سیفی کی کوشش سے پہلا پارہ ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا تھا مکرم مولوی الوری صاحب نے اس زبان میں مکمل ترجمہ کر کے نظر ثانی کے لئے دیا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے گذشتہ سال کی مجلس شوریٰ میں مرکز کی اجازت سے اس کی جلد اشاعت کے لئے اعلان کیا تھا۔ اور مکرم ڈاکٹر بالوگن صاحب آف شعبہ اسلامیات اباداں یونیورسٹی سے جلد نظر ثانی کرنے کا کام مکمل کرنے کی تحریک جاری رکھی گذشتہ ماہ اس کام کے مکمل ہونے کے بعد خاکسار نے خود اباداں جا کر اسے یونیورسٹی پریس میں ہی اشاعت کے لئے دے دیا اب کام شروع ہو چکا ہے۔ اور مکرم برادرم خلیل محمود صاحب لائبریرین اباداں یونیورسٹی اس کام کی نگرانی کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ ترجمہ نہایت عمدہ رنگ میں شائع ہو سکے یہاں اس کی اشاعت یقیناً جماعت کا عظیم کارنامہ ہوگی۔ وباللہ التوفیق۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

داری فیڈرل کالج میں مکرم شکیل منیر صاحب نہایت ہی مخلص اور جوشیلے دوست ہیں۔ انہوں نے خاکسار کے شمال کے سفر کے پیش نظر داری میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا یہ جلسہ جو کہ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت وہاں کے مشہور علم دوست ایک عیسائی ایڈووکیٹ نے کی اس جلسہ میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں نے ذوق و شوق سے شرکت کی۔ عزیزم منصور احمد خاں صاحب اور خاکسار نے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ صاحب صدر نے اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کا یہ پہلا موقع ہے کہ وہ اسلام اور سیرت پر ایسے ماحول میں کچھ سن سکے ہیں انہوں نے آئندہ بھی ایسے مواقع پیدا کرنے کی تحریک کی مکرم شکیل منیر صاحب نے ایک دعوت استقبالیہ کا بھی انتظام کیا تھا۔ جس میں داری کی متعدد شخصیتوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

مبلغین سلسلہ کی مساعی

اس عرصہ میں مولوی روشن الدین احمد صاحب نے ویسٹرن اسٹیٹ میں اباداں الیف اے اونڈو اور اجیبو اوڈے سرکٹس کی متعدد جماعتوں کا تفصیلی دورہ کیا۔ اور ہر مقام پر تبلیغی تقاریر کیں ان کا یہ دورہ جماعتوں میں کافی بیداری کا باعث ہوا آجکل وہ مشنری کلاس کے سلسلہ میں اباداں میں مقیم ہیں اور لوکل مبلغین کی تیاری میں مصروف ہیں۔ عزیز مولوی مجید احمد صاحب کو اب مکرم مولوی صاحب کی جگہ اجیبو اوڈے متعین کیا گیا ہے۔ جہاں وہ جماعتوں کے دورہ کے علاوہ مقامی طور پر جماعت کو فعال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف کانو میں مقیم ہیں وہ اپنے جماعتی فرائض کے ساتھ فضل عمر احمدیہ سیکنڈری اسکول میں بھی دینیات کی تدریس کا کام کر رہے ہیں۔ نیز اس عرصہ میں وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کے ہاؤسا زبان میں جلد اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہے۔ اس کے علاوہ تقریباً ۲۵ لوکل مبلغین اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغی اور تربیتی کام میں مصروف رہے

کانو اسکول میں ایک تقریب

کانو میں جماعت کا سیکنڈری اسکول ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جو اپنی عمدہ روایات کے لحاظ سے اپنا ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ کچھ عرصہ سے اسکول کی کارکردگی بڑھانے کے لئے مکرم مولوی منصور احمد صاحب کو ناظم طور پر وہاں بھجوایا گیا ہے۔ گذشتہ ماہ جب نائیجیریا میں نئے سفیر پاکستان مکرم ظفر الاسلام صاحب پہلے سرکاری دورے پر وہاں گئے۔ تو سٹیٹ حکومت نے ان کا پروگرام ہمارے اس اسکول میں رکھا یہ پہلا موقعہ تھا کہ کسی ملک کے سفیر نے ہمارے اسکول کا معائنہ کیا اس موقعہ کی مناسبت سے مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب پرنسپل اور دیگر اسٹاف نے ایک نہایت ہی عمدہ پروگرام مرتب کیا۔ معزز مہمان کو مکرم ٹانکویا کا سائی کمشنر برائے فنانس جو کہ اسکول کے بورڈ گورنرز کے عہدیدار ہیں اور مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب انچارج احمدیہ کلینک کانو اور تمام اسٹاف نے خوش آمدید کہا۔ اور ایک سادہ مگر مؤثر تقریب میں کمشنر صاحب موصوف نے استقبالیہ پڑھا جس میں خاص طور پر اس امر کا ذکر تھا کہ جماعت احمدیہ کا یہ اسکول نہ صرف اس ریاست بلکہ متعدد ریاستوں سے آنے والے طلباء میں نظم و ضبط اور اخوت و محبت کی فضا پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے مرکز سلسلہ سے آنے والے ان اساتذہ کی تعریف فرمائی جو نہایت محنت اور قربانی کے جذبہ سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں مکرم سفیر صاحب موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں دینی تعلیم کے ساتھ دنیوی علوم کی تحصیل

کی ضرورت کو بیان کیا۔ اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اپنے ملک سے آنے والے اساتذہ یہاں کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں اس کے بعد انہوں نے اسکول کا معائنہ فرمایا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہمارا اسکول ایک عارضی بلڈنگ میں ہے۔ اور حال ہی میں حکومت کی طرف سے مستقل بلڈنگ کے لئے ۱۱۸ ایکڑ زمین کا ایک قطعہ نہایت با موقع جگہ پر دیا گیا۔ جہاں انشاء اللہ سکول کی مستقل عمارت تعمیر کی جائے گی

بیعتیں

اس عرصہ میں تقریباً ۱۲ افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ان میں کئی دوست عیسائیت کو چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ کوارا سٹیٹ کے ایک مشہور شہر میں جماعت کا نیا مشن قائم ہوا ہے جو بفضلہ تعالےٰ بہت مقبول ہو رہا ہے وہاں ایک لوکل مبلغ کو تربیت کے لئے متعین کر دیا گیا ہے۔ دو مزید جگہوں پر بھی مشن کے قیام کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

نصرت جہاں سکیم

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت سکیم کے تحت حضور نے الاباں (نزد ایبیو روڈے) میں ہسپتال کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں جماعت کو تقریباً ۱۶۰ ایکڑ زمین دی گئی تھی۔

اس عرصہ میں خاکسار نے اس علاقہ کی جماعتوں کی ایک میٹنگ میں حضور کے فیصلہ کا اعلان کیا۔ جو تمام کے لئے مسرت کا باعث ہوا۔ اس ہسپتال کی جلد تعمیر کے انتظامات کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو پہلے ہسپتال کے لئے پلان بنانے اور اس کی منظوری کے لئے کوشش کرے گی۔ چنانچہ کمیٹی تسلی بخش طور پر کام کر رہی ہے۔

حضور نے (اُگبا گی ویسٹرن اسٹیٹ) مقام پر ایک سیکنڈری اسکول کے لئے اجازت مرحمت فرمائی اس سلسلہ میں مقامی لوگوں کے تعاون سے بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ اس عرصہ میں اسٹیٹ حکومت کے محکمہ صحت نے اسکول کے لئے مجوزہ مستقل جگہ کا معائنہ کیا۔ اسی طرح عارضی اسکول کا بھی جائزہ لیا گیا اس کی رپورٹ کے بعد امید ہے اسکول کی جلد اجازت مل سکے گی۔

اس کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بھٹہ اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب بالترتیب اکارے اور بگورو میں فریضہ خدمت خلق سر انجام دے رہے ہیں

متفرقات

مقامی اسکولوں اور یونیورسٹی اور اسی طرح بیرونی اسکولوں سے کتب اور لٹریچر کی مانگ رہتی ہے۔ اس لئے خاکسار نے یہاں کی اہم تین یونیورسٹیوں۔ لیگوس ابادان اور ایفے میں ان کی بک شاپوں میں اسلامی لٹریچر رکھوانے کا انتظام کیا ہے۔ جس کی وجہ سے طلبار کو اسلامی کتب حاصل کرنے میں آسانی ہو گئی ہے اس کے علاوہ طلبار کو مفت یا رعایتی قیمت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ ہمارے نئے قرآن کریم بوجہ قیمت کم ہونے کے بفضلہ تعالےٰ بہت مقبول ہو رہے ہیں۔ خصوصاً طلبار کی مسلم سوسائیٹیاں اسے اپنے سالانہ یا الوداعی تقریبات میں بطور تحفہ پیش کرتی ہیں۔

ریڈیو لیگوس پر جماعت کا خطبہ نشر ہوتا ہے اب ابادان میں بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے لئے متعلقہ حکام سے خاکسار کی ہدایت پر ایک وفد دو دفعہ مل چکا ہے۔ انشاء اللہ جلد یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

تمام مبلغین اور جماعتوں کو فعال رکھنے کے لئے بذریعہ خط و کتابت اور دورہ جات رابطہ رکھا جاتا ہے۔ اگلی سہ ماہی میں سرکٹ میٹنگز کا سلسلہ اس سال کے لئے شروع کیا جا رہا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے اور میرے رفقاء کو بہترین رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے

آمین

حضرت بابا نانک رح کے جنم دن پر پونچھ کے گوردواروں میں

احمدی مبلغ کی تقاریر

مورخہ ۱۰ نومبر کو حضرت بابا نانک رح کے جنم دن پر خاکسار کو مقامی گوردوارہ پرانی پونچھ میں تقریر کرنے کے لئے سکھ حضرات نے دعوت دی جس پر میرے ہمراہ چند مقامی احمدی طلباء صبح نو بجے گوردوارہ میں گئے۔ چنانچہ وہاں پہنچتے ہی خاکسار کو سنگھ سبھا کے پریذیڈنٹ نے تقریر کے لئے کہا۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ کے قریب حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ رح نے اسلام کی تعلیم کو پنجابی زبان میں پیش کیا ہے جیسا کہ اسلام ایک خدا کی پرستش کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح آپ رح نے بھی فرمایا کہ:۔ ؎

سدا سدا سو سیویٔے جو سب میں رہیا سمائے ؛ دو جا کا ہے سمریئے جو جمے تے مر جائے

نیز آپ رح نے مساوات کی تعلیم دی ہے۔ اور جات پات اونچ نیچ کو بالکل ختم کیا ہے۔ اور آپ رح اپنے زمانے کے ایک ولی اللہ تھے۔ جماعت احمدیہ ان کو قدر اور عزت کے نام سے یاد کرتی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے سکھ لوگ بہت خوش اور متاثر ہوئے اور انہوں نے پیشکش کی کہ رات کے وقت دس بجے ہمارے بڑے گوردوارہ میں جہاں ملٹری کے کمانڈر صاحب اور دوسرے آفیسران بمعہ منسٹر صاحبان وکلاء اور دیگر معززین شہر مدعو ہیں آپ تقریر فرمائیں۔ جس کو خاکسار نے بخوشی قبول کر لیا۔ چنانچہ رات کے دس بجے ہم وفد کی صورت میں گئے۔ خاکسار کی تقریر سوا دس بجے شروع ہوئی۔ جس میں خاکسار نے اس امر کی وضاحت کی کہ حضرت بابا نانک رح کی زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوست اکثر آپ کے ساتھی آپ رح کے ہمدرد مسلمان تھے۔ اور بابا نانک رح اور بابا فرید رح ایک پیالے میں دودھ پیتے رہے ہیں اور جب بابا فرید رح نے آپ سے جانے کی رخصت مانگی تو آپ نے ایک شبد اچارن کیا کہ ؎

آؤ بہناں گل ملا انگ سہیلڑیا ؛ مل کر کے کہانیا سمرتھ کنت کیا

آپ کو مسلمان بزرگوں سے کس قدر محبت تھی آج کے دن آؤ ہم اپنے گوروؤں کے نقش قدم پر چلیں اور ہر قسم کی عداوت کو ختم کرکے بہنوں کی طرح زندگی بسر کریں۔

یہ تقریر آدھ گھنٹہ ہوئی جس پر تمام سکھ حاضرین متاثر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہمارے ایسے اجتماعات میں اپنے مبلغین کو بھیجتی رہے گی۔ ہم ان کے مشکور ہیں خدا تعالےٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

خاکسار:۔ حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ

تقریب نکاح و رخصتانہ

ڈاکٹر محمد راشد صاحب قریشی پسر مکرم محمد طاہر صاحب قریشی مرحوم آف بریلی کا رشتہ عزیزہ ڈاکٹر تنویر الاسلام بنت مکرم قریشی محمد عقیل صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے ساتھ قرار پا چکا تھا گیارہ نومبر کو اعلان نکاح ہوا۔ بارات بریلی سے کاروں اور بس کے ذریعہ قبل از دوپہر شاہجہانپور پہنچی باراتیوں کی کافی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ ایک بجے خاکسار نے نکاح کا اعلان کیا۔ خطبہ نکاح میں حقوق زوجین اسلام کے بیان کردہ تمدن اور مساوات انسانی پر روشنی ڈالی گئی۔ خطبہ نکاح کے بعد بریلی سے آئے ہوئے شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کرکے حاضرین کو محظوظ کیا نیز بعد بارات کو کھانا پیش کیا گیا۔ اور ۵ بجے شام رخصتی ہوئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ بارات میں حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے اہل و عیال بھی شریک تھے۔ حضرت امیر صاحب بھی اس موقعہ پر خصوصیت سے مدعو تھے۔ بلکہ ان سے نکاح کے اعلان کی درخواست کی گئی تھی۔ لیکن قادیان کی مصروفیات اور دیگر مجبوریوں کی وجہ سے آپ شریک نہ ہو سکے اور خاکسار نے شریک ہو کر اعلان نکاح کیا۔ البتہ آپ نے فیملی کو اس موقعہ پر وہاں بھجوا دیا تھا۔

اگلے روز بریلی میں قریشی محمد ناصر صاحب برادر اکبر ڈاکٹر محمد راشد صاحب کے زیر اہتمام دعوت ولیمہ دی گئی جس میں متعدد احباب شریک ہوئے غیر مسلم احباب کی دعوت کا اہتمام علیحدہ رات کو ہوا۔ اور اتوار کے روز ایک دعوت کا اہتمام مشن ہسپتال میں ہوا کیونکہ ڈاکٹر محمد راشد صاحب مشن ہسپتال بریلی میں کام کرتے ہیں بارات میں بھی مشن ہسپتال کے قریباً ۴۰ جانے کام کرنے

۴۰-۵۰ معززین نے شرکت کی اس خوشی کی تقریب کے موقعہ پر مکرم قریشی محمد عقیل صاحب نے شکرانہ فنڈ و اعانت بدر میں دس۔ دس روپے ادا کئے۔ اسی طرح عزیز قریشی محمد ناصر صاحب نے اپنے بھائی کی طرف سے شکرانہ فنڈ اور اعانت بدر میں دس۔ دس روپے ادا کئے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار:۔
بشیر احمد دہلوی مبلغ سلسلہ احمدیہ
مقیم قادیان

احمدیت کے متعلق صحیح طریق تحقیق!
اور
اخبار "آئینہ" سرینگر کے وساوس کا جواب!!

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تصنیف قادیان

ہمیں "آئینہ" اخبار سرینگر کا ایک کٹنگ ملا ہے۔ جس میں "محنت۔ ویدی کی کمائی" کے زیر عنوان احمدیوں کے غیر احمدیوں کا جنازہ نہ پڑھنے کو نشانہ اعتراض بنایا گیا ہے۔ اور تمہید اس طرح اٹھائی ہے کہ:۔

"احمدیوں کے بارے مشہور ہے کہ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں یہ لوگ زیادہ ترقی پسند اور روشن دماغ ہیں اور وہ ہندوستان سے باہر یورپ کے مختلف ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور اسلامی تعلیمات کی تشہیر کرنے میں بے مثالی کام کر رہے ہیں۔"

مگر آگے چلکر یہ اخبار لکھتا ہے کہ:۔

"احمدیوں کی شہرت ان کے محکمہ نشر و اشاعت کی مرہون منت ہے۔ یا اس میں کوئی حقیقت ہے۔"

ہم اس اخبار کو بتانا چاہتے ہیں کہ اس شہرت کو بڑی وسعت و عظمت حاصل ہے۔ اور اس کے پیچھے پہاڑوں کو ہلا دینے والی ایسی حقیقت موجود ہے جس کے معترف اغیار بھی ہیں۔ اور وہ اس کا اظہار وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس نے پہاڑوں جیسی قوتوں اور شخصیتوں کو مرعوب کر رکھا ہے۔ اور اگر یہ اخبار اس حقیقت کو معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور صحتِ نیت سے اس طرف متوجہ ہوگا۔ تو اس پر وہ کچھ روشن ہوگا جس سے اس کی آنکھیں کھل سکتی ہیں۔

یہ اخبار احمدیوں کے ایک جنازہ نہ پڑھنے پر ناراض ہو کر اسے احمدیوں کی ترقی پسندی اور روشن دماغی کے خلاف دلیل بتاتے ہوئے، اسے انکی تنگ نظری تعصب اور بے رحمی قرار دیتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس مزعومہ تنگ نظری اور تعصب اور بے رحمی کا اس نے اپنے گھر میں بھی جائزہ لیا ہے؟ اور کیا کچھ وہاں بھی اس نادیہ سے نگاہ ڈالی ہے۔؟؟ اگر کسی احمدی بیٹے نے اپنی غیر از جماعت والدہ کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اور یہ تنگ نظری، تعصب اور بے رحمی ہے تو آپ حضرات بھی تو غیر مسلموں کا جنازہ نہیں پڑھتے خواہ وہ آپ کے والدین یا کم عمر بچے ہی کیوں نہ ہوں آخر آپ کے دلوں میں وہاں رحم کا جذبہ کیوں نہیں پیدا ہوتا؟ کیا وہ انسان نہیں کیا وہ آپ کے رشتہ دار اور قریبی و عزیز ترین وجود نہیں ہوتے وہاں آپ کو یہ رحم اور انسانیت کیوں یکسر بھول جاتی ہے اور آپ لوگ سنگدل اور تنگ نظر و متعصب بن کر شدید غیریت کا مظاہرہ کیوں کرتے ہیں۔ اور اپنی مزعومہ فرقہ پرستی کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں؟ اور اس وقت آپ لوگوں کا دل ذرا بھی نہیں پسیجتا اور آپ سارے تعلقات کو پس پشت پھینک کر اس پر رحم کا اظہار کرتے سے انکار کر دیتے ہیں۔ سچ ہے کہ! اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آ جاتا ہے۔ اس وقت اس کی نیکیاں اور شرافت، عبادت اور حسن سلوک اور رشتہ داری وغیرہ کوئی چیز بھی آپ حضرات کو متاثر نہیں کرتی۔ اور آپ اس کا سب کچھ جانتے بوجھتے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ آپ کو صرف یہ یاد رہتا ہے۔ کہ یہ مسلمان نہیں اور اس طرح بقول خود آپ حضرات ظالموں کا روپ دھار کر اسے انسانیت سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے دیگر رشتہ داری و برادری و قوم کا بھی کچھ لحاظ نہیں کرتے اس وقت مرنے والے کا باپ یا ماں یا بیٹا یہ نہیں سمجھ پاتا کہ مرنے والے کی محبت "مذہبی عقیدوں سے اور فلسفوں سے بھی زیادہ مقدس اور محترم ہوتی ہے"۔ اس وقت آپ حضرات کو اپنا یہ قول یاد نہیں رہتا کہ:

"جینے والوں کے رد عمل سے خود انکی شرافت انکی تہذیب اور انکی انسانیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔"

اخبار لکھتا ہے کہ:۔

"ناسنور کے احمدیوں کے طرزِ عمل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ بیسویں صدی کے بس آخری چوتھائی میں بھی افریقہ کے وحشیوں سے زیادہ غیر مہذب تنگ نظر اور بے رحم ہیں۔"

مگر یہ فتویٰ تو سب سے پہلے خود آپ کے اور آپ کے دیگر نام نہاد علماء و مسلمانوں پر چسپاں ہوتا ہے۔ جو اپنے غیر مسلم بھائیوں و عزیز و اقارب اور والدین کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں کہ ان کا جنازہ پڑھنا تو الگ رہا عام رنگ میں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنے سے بھی عاری رہتے ہیں۔

آخر ہم اس اخبار والوں سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ دو رنگی کیوں؟ اور کس بنا پر ہے؟ اور یہ فتویٰ صرف احمدیوں پر ہی کیوں لگایا جاتا ہے۔ خود اپنے آپ کو اس سے کیونکر بری قرار دیا جاتا ہے۔؟

اس کا جواب ان کی طرف سے یہی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے مامور نبی و رسول کو ماننا جنازہ کے لئے شرط ہے اور یہ شرط ان کے غیر مسلم رشتہ داروں میں مفقود ہوتی ہے۔ وہ خدا کے مامور پر ایمان نہیں رکھتے اس لئے ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ اور ان کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا۔ اگرچہ وہ مذہبی طور پر بہت سے عقیدوں میں متفق بھی کیوں نہ ہوں سوال یہاں رشتہ داری انسانیت، رحم، تنگ نظری یا تعصب کا نہیں بلکہ اصول کا ہے۔ چونکہ وہ خدا کے مرسل پر ایمان سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا۔ چونکہ اس کے دل کی کیفیت سے خدا تعالےٰ ہی واقف ہے اسلئے اس پر معاملہ چھوڑنے کا حکم ہے۔ یہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھنا چاہیئے اس زمانہ کا مامور مرسل نبی مسیح موعود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی بہتری و بھلائی و ہدایت کے لئے آیا۔ اس لئے جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس کا معاملہ ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ ہم بھی اس کا جنازہ نہیں پڑھ سکتے خواہ وہ غیر مسلم ہوں یا نام کے مسلمان ہوں۔ جن کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ ایمان اور قرآن کریم سے محروم ہوں گے۔ یہ دونوں چیزیں ان میں سے اٹھ جائیں گی مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُ هُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ" کہ ان کی مساجد بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور ان کے علماء آسمان تلے کی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے۔ اس حدیث سے عیاں ہے کہ مسیح موعود کے وقت کے نام کے مسلمان حقیقی مسلمان نہیں ہونگے۔ اور آج مسلمانوں کو خود اعتراف ہے کہ مسلمانان عالم مسلمان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ساری دنیا میں اغیار سے ذلت اٹھا رہے ہیں۔ جبتک مسلمان از سر نو مسلمان نہیں بنتے ان کا اسلام ان کے لئے ننگ و عار ہے۔ اور وہ ذلت و نکبت کا شکار ہیں۔

بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے دو گروہ قرار دے رکھے ہیں۔ اور ان میں امتیاز قائم کر دیا ہے۔ ایک گروہ کافروں یعنی منکروں کا ہے۔ اور دوسرا مومنوں کا۔ مومنین کا گروہ وہ ہے۔ جو خدا کی طرف سے سب آنے والے رسولوں کو مان لے اور منکروں کا گروہ وہ ہے جو کسی ایک رسول کا بھی انکار کر کے اپنے آپ کو ایمان سے محروم کرے۔

پس اصل زیر بحث موضوع جنازہ نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہونے والے نبی و رسول کی شناخت اور صداقت معلوم کر کے اسے قبول کرنے کا ہے۔ پس جن کو احمدیوں کی یہ کاروائی ناگوار گزرتی ہے۔ وہ متانت اور سنجیدگی سے احمدیت کا مطالعہ کریں جب وہ ایسا کریں گے اور حق کے متلاشی بن کر اصل حقیقت پر غور کریں گے تو امید ہے کہ ان پر احمدیت کی حقانیت واضح ہو جائے گی تب نہ ان کو احمدیوں کی طرف سے غیر احمدیوں کا جنازہ نہ پڑھنے کی بات کھٹکے گی۔ اور نہ اس طرح کے عمل کو ظلم اور تعدی جانیں گے۔

درخواستِ دعا

مکرم برادرم ابرار محمد صاحب مسگر چند دنوں سے بیمار ہیں۔ خون کی قے آئی ہیں وہ اپنی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ محمد سعید انور سوداگر آئل ڈیلر قادیان

آخری قسط

دلائل اجرائے نبوت از رُوئے قرآنِ کریم

از مکرم عبدالباقی صاحب ایم اے ایل ایل. بی ایڈوکیٹ برہ پورہ بہار

(۶) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی یوں فرماتے ہیں:۔

فارسی کا ترجمہ:۔ "خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کو آپ کی اتباع اور وراثہ روحانیہ کے طفیل کمالات نبوت کا حاصل ہونا اور ان کا نبی بن جانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں"

(مکتوب ۳۰۱ صفحہ ۴۳۲ جلد ۱)

(۷) حضرت مولانا جلال الدین رومؒ (وفات ۶۷۲ھ) فرماتے ہیں:۔

"بہرایں خاتم شد است او کہ بجُود
مثل او نے بود نے خواہند بود!
چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو است"

(مثنوی مولانا رومؒ جلد ۶ صفحہ ۱۹)

یعنی:۔ آنحضرت صلعم اسلئے خاتم ہیں کہ فیض پہنچانے میں نہ آپکی مثل کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ جب کوئی استاد کاریگری میں نمایاں کمال دکھاتا ہے تو کیا اے مخاطب تُو نہیں کہتا کہ اس پر کاریگری ختم ہو گئی۔

(۸) حضرت ملا علی قاری جیسے جلیل القدر امام فرماتے ہیں۔

"فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهُ تَعَالٰى خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ" اِذِ الْمَعْنٰى اَنَّهُ لَا يَاْتِيْ نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ

(موضوعات کبیر صفحہ ۵۹)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلعم کے بعد کسی نبی کا آجانا خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کو منسوخ کرے اور آپؐ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔

(۹) حضرت مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں:۔

"غالب اور ذوق جو خاتم الشعراء ہیں ان کے ہاں وہ الفاظ بے تکلف ملتے جو شیخ ناسخ مدتوں سے چھوڑ چکے ہیں"

(موازنۂ انیس و دبیر صفحہ ۲۹)

(۱۰) مولانا حالی لکھتے ہیں:۔

"قاآنی کو اہل ایران خاتم الشعراء سمجھتے ہیں"۔

(حیات سعدی حاشیہ صفحہ ۲)

(۱۱) مولانا بشیر احمد صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:۔

"خاتم الاکابر حضرت گنگوہی کی وفات نے شہادت فاروقی کا نقشہ پیش کر دیا"

رسالہ القاسم جلد ۲ صفحہ ۹۰۵

(۱۲) امام زرقانی خاتم النبیین کے معنے لکھتے ہیں

"وَالْخَاتَمُ...... اِمَّا بِفَتْحِهَا مَعْنَاهُ اَحْسَنُ الْاَنْبِيَاءِ خَلْقًا وَّخُلُقًا لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَالُ الْاَنْبِيَاءِ كَالْخَاتَمِ الَّذِيْ يُتَجَمَّلُ بِهٖ وَاِمَّا بِالْكَسْرِ...... فَمَعْنَاهُ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ"

(شرح مواہب لدنیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ کہ ت کی زبر سے خاتم النبیین کے معنی ہیں "احسن الانبیاء" (یعنی سب نبیوں سے اچھا نبی) بلحاظ صورت و سیرت کے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کا جمال ہیں انگوٹھی کی طرح جس سے خوبصورتی حاصل کی جاتی ہے۔ اور ت کی زیر کے ساتھ ہو تو خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی۔

(۱۳) حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں

اِعْلَمْ اَنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ يَرْتَفِعْ اِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ۔

ترجمہ:۔ جان لو کہ مطلق نبوت نہیں اُٹھی اور صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے۔

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲)

(۱۴) عارف ربانی حضرت عبدالکریم جیلانیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

فَانْقَطَعَ حُكْمُ نُبُوَّةِ التَّشْرِيْعِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ لِاَنَّهُ جَاءَ بِالْكَمَالِ وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ بِذَالِكَ"

(الانسان الکامل جلد ۱ صفحہ ۹۸ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریعی بند ہو گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قرار پاگئے۔ کیونکہ آپؐ ایسی کامل شریعت لے کر آئے، جو اور کوئی نبی نہ لایا۔

(۱۵) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں:۔

خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ اَيْ لَا يُؤْمَرُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ۔

ترجمہ:۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا۔ جسے اللہ تعالے لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور کرے۔ یعنی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا۔

الغرض خاتم النبیین کی آیت نے جو گویا ہمارے مخالفین کے نظریہ کا بنیادی پتھر سمجھا جاتا تھا۔ ہمارے حق میں ڈگری دی۔ کیونکہ اس آیت سے بھی نبوت کا دروازہ بند ہونے کی بجائے یہی ثابت ہوا کہ ہمارے آقا (فداہ نفسی) صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مقام ہے۔ کہ آپؐ کے شاگرد اور خادم بھی آپؐ کی قوت قدسیہ کے طفیل اور آپؐ کی مہر تصدیق کے ساتھ نبوت کے کمالات حاصل کر سکتے ہیں یہ اس لئے ہے کہ آپ خدا کے فضل سے افضل ترین نبی ہیں۔ اور افضل ترین وجود کے نزول کے بعد تمام دوسرے نبی اس کے نیچے آجاتے ہیں۔ اور پھر یہ اس لئے ہے کہ آپؐ نعوذ باللہ ابتر نہیں۔ بلکہ الکوثر کے مالک ہیں۔ اور روحانی فیوض کا ہر چشمہ آپ کے مبارک وجود میں سے پھوٹتا ہے اور اولین و آخرین کی گردنیں آپ کے سامنے جھکتی ہیں۔ اسی لئے آپؐ فرماتے ہیں کہ "انا سید ولد آدم ولا فخر" یعنی میں کل نسل آدم کا سردار ہوں مگر اس پر فخر نہیں۔ کیونکہ یہ سب میرے خدا کا فضل ہے اور پھر فرماتے ہیں:۔

لوکان موسٰی و عیسٰی حیین
لما وسعھما الا اتباعی

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۰)

یعنی:۔ اگر اس وقت موسیٰ اور عیسیٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔

اللہ اللہ! یہ کس شان کا نبی ہے۔ اور اس کا قدم کس بلندی پر ہے۔ کہ نہ صرف گذشتہ رسول بلکہ اس زمانہ کے مثیل مسیح بھی جس کے ہاتھ پر اسلام کے دوسرے دور کا نقارہ مقدر ہے۔ اس کے خادموں کے زمرہ میں شامل ہیں اور اس کی مقدس مہر اگلوں اور پچھلوں دونوں کی تصدیق کا کام دے رہی ہے۔

(ختم نبوت کی حقیقت از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ ۵۲ و ۵۳)

پس ہمارے ان تمام پیش کردہ روشن دلائل اجرائے نبوت از قرآن مجید سے ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم اس پر شاہد ہے کہ رسول کریم صلعم کے بعد آپ کی غلامی میں نبی آ سکتے ہیں۔ یقیناً یہی سچ ہے کہ امت محمدیہ خیر امت ہے اور نعمت نبوت و رسالت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس آیت میں ہمیشہ کھلا ہے۔

لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ باوجود ان روشن دلائل کے ہمارے مخالفین ضد میں اڑے ہوئے ہیں۔ اور کوئی قدم آگے نہیں اٹھاتے یا دوسرے کی ہدایت کا موجب بننے کے برعکس کھلم کھلا انکاری بن بیٹھے ہیں۔ اس کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم جن کی قابلیت سے کبھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"وہ ہدایت ایسی چیز نہیں کہ زبردستی کسی کو پلا دو۔ جو کہ ماننے والے نہیں وہ کبھی نہیں مانیں گے خواہ کتنی ہی نشانیاں دکھلاؤ ایسا ہی ہمیشہ ہوا ہے اور اب بھی ہوگا۔ (ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۶۱)

پھر فرمایا "پس سچائی کی راہ یہ ہوئی کہ دوسروں کو جھٹلانے کی جگہ سب کی تصدیق کرو۔......

...... داعیان مذہب میں سے کسی ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔ جو کوئی تفریق بین الرسل کرتا ہے یعنی کسی کو مانتا ہے اور کسی کو نہیں مانتا۔ وہ درحقیقت خدا کے پورے سلسلہ ہدایت کا منکر ہے۔

(ترجمان القرآن صفحہ ۲۵۶ تفسیر سورۃ فاتحہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) خاکسار شاہجہانپور کی تقریب شادی میں شرکت کے بعد دہلی ہو کر واپس قادیان آیا۔ تا میں اپنی اہلیہ کو ہمراہ قادیان لیتا آؤں۔ لیکن دہلی پہنچنے پر انکی طبیعت کو بے حد کمزور پایا۔ وقتاً فوقتاً دل کی دھڑکن تیز ہو کر بے ہوشی کے دورے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے سفر کرنا مشکل تھا۔ جس دن میں قادیان آنے کے لئے تیار تھا اور اسٹیشن روانہ ہونے والا تھا انہیں ایکدم دورہ ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گئیں اندازاً پانچ منٹ تک یہ دورہ جاری رہا۔ جب ان کی حالت سنبھلی تو انہوں نے مجھے سفر کی اجازت دے دی اور کہا کہ میں اپنے پروگرام کو ملتوی نہ کروں اس لئے بیماری کی حالت میں ہی چھوڑ کر میں قادیان آگیا ہوں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا جزاہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار:۔ بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم قادیان

(۲) مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی آف بڈھانوں کے چھوٹے لڑکے کی آنکھ میں گرنے کی وجہ سے شدید چوٹ آئی ہے۔ علاج جاری ہے شفایابی کے لئے نیز انکی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار کی انگلی میں شدید ضرب آجانے کے باعث امرتسر ہسپتال سے چھ سات ٹانکے لگے ہیں۔ شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شبیر احمد ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مختلف جماعتوں میں
رمضان المبارک میں کامیاب تربیتی پروگرام

(۱) جماعت احمدیہ مدراس

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ مدراس میں سے اکثر احباب کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور متعلقہ عبادات بجا لانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

تراویح :- شہر مدراس کی وسعت کے پیشِ نظر تین مختلف سنٹروں یعنی میلاپور۔ کوڑمبکم اور مناڈی میں نمازِ تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ میلاپور میں مکرم بشیر احمد صاحب کو، مناڈی میں مکرم محمد رفیق صاحب کو، اور کوڑمبکم میں خاکسار کو تراویح پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ نمازِ تراویح کے بعد کوڑمبکم میں سورۃ الامیر کا درس اور اس کے بعد مختلف علمی مسائل پر مشتمل مجلس منعقد ہوتی رہی۔

اس کے علاوہ احباب انفرادی طور پر نمازِ تہجد ادا کرتے رہے۔

درس :- چونکہ یہاں کے مخصوص حالات کے پیشِ نظر روزانہ ایک سنٹر میں قرآن کریم کے درس کا اہتمام نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے امسال پہلی دفعہ یہ طے کیا گیا کہ اس بابرکت مہینے کی چار اتواروں میں چار مختلف مقامات میں قرآن کریم کا درس دیا جائے۔ اور اس کے بعد اجتماعی افطاری کے لئے بھی اہتمام کیا جائے۔

چنانچہ اس پروگرام کے مطابق چار مختلف مقامات میں یعنی مکرم مولوی کمال الدین صاحب مکرم محمد رفیق صاحب، مکرم احمد اللہ صاحب اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کے مکانوں کے وسیع صحنوں میں خاکسار نے قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں سے ضروری حصص کا اردو اور تامل میں درس دیا۔ احباب کرام نے نہایت ذوق و شوق اور کثرت سے شرکت فرمائی۔

درس کے اختتام میں اِن چاروں دوستوں نے نہایت پُر تکلف افطاری سے احباب جماعت کی تواضع فرمائی۔ آخری اتوار کو افطاری کے علاوہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی طرف سے احباب جماعت کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

نماز عید الفطر :- مورخہ ۲۸ر اکتوبر کو عید الفطر کی تقریب احباب نے نہایت شان و شوکت سے منائی۔ مناڈی میں تمام مرد، عورتیں اور بچگان سب کے سب کثیر تعداد میں صبح ۱۰ بجے سے پہلے ہی حاضر ہوئے۔ ٹھیک دس بجے نماز کی ادائیگی کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک روح پرور خطبۂ عید الفطر پڑھ کر سنایا اور ساتھ ہی اس کا تامل میں ترجمہ بھی سنایا۔ خطبہ اور اجتماعی دُعا کے بعد احباب آپس میں معانقہ اور معانقہ کرتے رہے اور نہایت پُرخلوص اور محبت و پیار کے ماحول میں آپس میں بغلگیر ہو کر اسلامی اخوت کا ایک دفعہ پھر اعادہ فرمایا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جمعہ اور دیگر جماعتی تقریبات میں احباب جماعت اور مستورات کی کثرت کی وجہ سے ایک لاؤڈ اسپیکر کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے غیب سے سامان پیدا فرمائے اور ایک عمدہ اور نیا لاؤڈ اسپیکر کا SET خرید لیا گیا ہے۔ احباب ان دو اصحاب کیلئے دُعا فرمائیں جنہوں نے یہ سیٹ خرید کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ہر سال اس بات کو بہت شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ احباب جماعت کی کثرت کی وجہ سے نماز کی جگہ باوجود وسعت کے تنگ ہونے لگی ہے۔ اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مدراس کے ایک باموقع اور مناسب مقام میں مسجد اور دار التبلیغ کے لئے زمین خریدی گئی ہے۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فوری طور پر اس زمین پر ایک مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس طرح جماعتِ احمدیہ مدراس کی اس دیرینہ ضرورت کی تکمیل کا جلد سامان پیدا فرمائے آمین۔

تامل رسالہ الاسلام کے ساتھ تحریری مناظرہ :

یہ محض خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ پچھلے ڈھائی سال سے جماعتِ احمدیہ مدراس کے زیرِ اہتمام تامل زبان میں ایک ماہانہ رسالہ "راہِ امن" شائع ہوتا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ تامل زبان میں نکلنے والے تمام مسلمانوں کے دیگر رسالوں کی نسبت علمی طبقہ میں اس کا ایک خاص مقام ہے۔ جس کا اظہار مختلف خطوط کے ذریعہ قارئین کر رہے ہیں۔

پچھلے آٹھ نو ماہ سے تامل ناڈو کے MADURAI سے نکلنے والے تامل رسالہ الاسلام کے ساتھ مسئلہ ختمِ نبوت پر باقاعدہ ایک تحریری مناظرہ جاری ہے۔

ماہ فروری ۱۹۷۳ء میں اپنے رسالہ الاسلام میں اس کے مدیر مولوی الحاج سید عبد الغفور صاحب مفتی مدوری نے خاکسار کے نام ایک کھلی چٹھی لکھ کر مسئلہ ختم نبوت پر بالمشافہ یا تحریری مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ خاکسار نے رسالہ راہِ امن میں اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے تحریری مناظرہ کرنے کی آمادگی ظاہر کی۔ اور اس کے لئے باہم چند شرائط بھی طے کیں۔ اس پر رسالہ الاسلام میں ان کے بعض مدّاحوں کے خطوط شائع ہوئے جن میں ایڈیٹر رسالۂ مذکور کی تعریف کرتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ آپ ہمارے علاقہ کے اتنے بڑے عالم فاضل ہیں کہ فلاں فلاں وقت بڑے بڑے پنڈتوں اور پادریوں کو گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کر دیا تھا۔ آپ کے مقابلہ میں یہ قادیانی لوگ بھلا ٹھہر سکتے ہیں؟ آپ نے ایک ہی مضمون میں ان کے پرخچے اڑانے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن چند مضامین کے بعد ہی مولانا مذکور اب فرار کی راہ تلاش کر رہے ہیں۔ اور یہ مناظرہ ختم کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔ لیکن ہماری طرف سے ان کا باقاعدہ تعاقب جاری ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حق و باطل میں تمیز ظاہر کر دے اور دونوں رسالوں کے قارئین پر حق و صداقت واضح ہو جائے آمین۔

رسالہ مذکور نے نبوت بند ہونے کے جتنے بھی دلائل دیئے ہیں ان سب کے کافی و شافی رنگ میں اور ناقابلِ تردید انداز میں جوابات دیئے اور ساتھ ہی اجرائے نبوت ثابت کرتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث میں سے متعدد دلائل ہم نے پیش کیے۔ لیکن ان میں سے ایک کا بھی وہ جواب نہیں دے سکے۔

بالآخر ماہِ جولائی کے پرچے میں انہوں نے لکھا کہ اب لمبے چوڑے مباحثہ کی ضرورت نہیں اگر آپ صرف دو باتیں ثابت کر دیں تو اس مناظرہ کو ہم ختم کرا دیں گے۔

(۱) - آپ یہ ثابت کریں کہ لفظ خاتم کے مندرجہ ذیل معنوں یعنی انگوٹھی، آخری اور مکمل کے علاوہ افضل کے بھی معنے ہیں۔

(۲) - خدا تعالےٰ کی طرف سے منعم علیہم کی تعریف کرتے ہوئے ان کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں، اُن کو یہ نعمتیں اس دُنیا میں بھی ملتی ہیں۔ حالانکہ یہ چاروں نعمتیں آخرت میں ملنے والی ہیں۔

حالانکہ لفظ خاتم کی تعریف کرتے ہوئے سابقہ ایک پرچہ میں ہم نے افضل کے معنے ثابت کئے تھے۔

بہرحال ہم نے ماہِ اگست کے رسالہ میں ان دونوں امور کے بارے میں نہایت وضاحت اور تفصیل سے جواب لکھے اور ساتھ ہی اجرائے نبوت کو ثابت کرتے ہوئے مختلف آیات و احادیث پیش کر کے ان سے جواب طلب کئے تھے۔

لیکن مولانا صاحب نے ان میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔ اپنے رسالہ کے ماہِ ستمبر ۷۳ء کے پرچہ میں انہوں نے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے لکھا کہ آپ لوگوں نے عیسائیت کے نہج کو اختیار کرتے ہوئے ایک غلط عقیدہ کی تبلیغ شروع کر دی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کے ساتھ مقابلہ کریں۔ ہم کیوں اپنے اوقات اور رسالہ کے قیمتی اوراق کو ضائع کریں وغیرہ وغیرہ۔ اور لکھا کہ اسی پرچہ میں ہم اپنے ایک قابلِ احترام مولانا شرف الدین صاحب کا ایک مضمون شائع کرتے ہیں۔ آپ صرف اس کا جواب دیں۔ گویا کہ وہ واضح رنگ میں راہِ فرار اختیار کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہم نے اپنے ماہِ اکتوبر کے پرچہ میں مناسب جواب دیتے ہوئے اُن پر واضح کر دیا کہ آپ کی بے بسی اور کم مائیگی دونوں رسالوں کے قارئین پر ظاہر ہو چکی ہے۔ اسی لئے آپ دوسرے ایک شخص کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔

مذکورہ دوسرے مولانا نے چند احادیث پیش کی ہیں۔ حالانکہ ان احادیث کی وضاحت سابقہ پرچوں میں ہم کر چکے تھے۔ تاہم اس پرچہ میں ان احادیث کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

اب دیکھیے کہ دونوں مولانا صاحبان جنہیں اپنی علمیت اور افضلیت پر بہت ناز ہے کونسی کروٹ بدلتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے علمی طبقہ میں اس مناظرہ کا خوب چرچا ہو رہا ہے اور بفضلہ تعالےٰ بہت ہی اچھا اثر ہے۔

دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس علاقہ میں احمدیت کا خوب بول بالا کرے اور سعید روحوں کو صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

خاکسار: محمد عمر انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

جماعت احمدیہ شیموگہ

الحمد للہ! رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں ہر احمدی نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے روزے رکھے۔ اور اس کے انوار اور رحمتوں سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کی۔ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی رمضان میں حسبِ ذیل پروگرام بنا کر عمل کیا گیا۔

احمدیہ مسجد میں بعد نماز عشاء نمازِ تراویح پڑھی جاتی رہی۔ بعدہٗ خاکسار حدیث شریف کا درس دیتا رہا۔

تہجد کی نماز کے بعد ... [illegible] روزانہ نصف پارہ کا درس احمدیہ مسجد میں اور عصر کی نماز کے بعد

نصف پارہ کا درس مکرم سید مدار صاحب کے گھر پر اور افطاری اور مغرب کی نماز بھی وہاں پر ہوتی رہی۔

دوسرے عشرہ میں نمازِ عصر۔ درس اور افطاری کا انتظام مکرم ایس۔ کے عبدالرزاق صاحب احمدی (مرحوم) کے گھر پر تھا۔

۱۶ر رمضان تا ۲۰ر رمضان نمازِ عصر۔ درس اور افطاری مکرم ایس۔ کے عبدالجبار صاحب کے گھر پر انتظام تھا۔

آخری عشرہ میں صبح و شام درس اور افطاری وغیرہ کا انتظام احمدیہ مسجد میں ہوتا رہا۔

۲۹ر رمضان کو عصر کی نماز کے بعد درسِ قرآنِ کریم کے اختتام پر اجتماعی دُعا ہوئی۔ جس میں کثرت سے احبابِ جماعت مرد و زن اور بچوں نے شرکت کی۔ اور افطاری کا انتظام مکرم سید جعفر صادق صاحب نے فرمایا۔ یکم شوال بروز اتوار نمازِ عید مکرم سید مدار صاحب صدر جماعتِ احمدیہ نے احمدیہ مسجد میں پڑھائی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ عید الفطر پڑھ کر سُنایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی عید غلبۂ اسلام کے رنگ میں دکھائے آمین ؛

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

جماعتِ احمدیہ تیماپور

تیماپور میں رمضان المبارک کے مہینہ میں درس و تدریس کے پیغام کو تیماپور کے آخری کونے تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام خدام الاحمدیہ تیماپور کی جانب سے کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہِ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ سے ہی احبابِ جماعت جوق در جوق نمازوں میں شریک ہوتے رہے۔ پورے رمضان المبارک کی تراویح مکرمی جناب عبدالعزیز صاحب استاد سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے دردِ دل سے پڑھائی۔

شروع رمضان سے ہی بعد نمازِ تراویح "سیرِ روحانی" کا درس رکھا گیا تھا۔ اور بعد نمازِ فجر تفسیرِ کبیر جلد اوّل کا درس رکھا گیا تھا۔ احبابِ جماعت اسی ذوق اور انہماک سے درس و تدریس میں بھی شامل ہوتے رہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور کی جانب سے دو ہفتہ واری اجلاسِ تربیتی منعقد کئے گئے تھے۔ احبابِ جماعت شوق سے اِن جلسوں میں شرکت فرماتے رہے بفضلہ تعالیٰ یہ دونوں اجلاس بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوئے۔ آخری روز اجتماعی دُعا ہوئی۔ جس میں خاص طور پر احبابِ جماعت نے دردِ دل سے غلبۂ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی صحت و سلامتی اور آپ کے انگلستان کے دورے کی کامیابی کیلئے بھی درد و سوز سے دعائیں کی گئیں۔ بعدازاں جناب مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ و صدر جماعت احمدیہ تیماپور نے احبابِ جماعت کو مخاطب کیا۔ جس میں آپ نے احباب کو عید سعید کی مبارکباد پیش کی۔ اسی طرح رمضان کا مہینہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ اختتام پذیر ہؤا۔

خاکسار نصیر احمد اُستاد سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ کو تقریباً دو سال سے دردِ گُردہ کی شکایت ہے۔ مگر اب یہ بیماری اس قدر شدت اختیار کر چکی ہے کہ نہ صرف موصوفہ کے لئے بلکہ دیکھنے والوں کے لئے بھی ناقابلِ برداشت ہو رہی ہے۔ اور چہرہ پر ورم بھی آگیا ہے۔ اس طرح حالت تشویشناک ہے۔ تمام بزرگان و احبابِ جماعت سے والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبدالستار صدیقی پسر مکرم بشیر الدین صاحب مرحوم اکبرپوری چمن گنج کانپور۔

(۲) خاکسار کے والد محترم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل عرصہ دراز سے صاحبِ فراش ہیں اور اس وقت بغرضِ علاج حیدرآباد ہسپتال میں مقیم ہیں شاید اپریشن دوبارہ ہوگا۔ احبابِ کرام سے اُن کی کامل و عاجل شفایابی اور ہماری حالت کی بہتری کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار ظفر اللہ سعیدی کلرک وقفِ جدید قادیان

(بقیہ وصیت نمبر ۱۳۹۲۲)

زرعی کاشت ۲۴ بیگھہ تخمینی قیمت -/۱۴۰۰۰ روپے میزان -/۱۷۰۰۰ روپے۔ زرعی کاشت ۱۲ بیگھہ بھولی سری ہے اور ۱۲ بیگھہ سپرداری ہے۔ مندرجہ بالا رقم -/۱۷۰۰۰ روپیہ میں سے بھی ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اس وقت اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

العبد کلیم الدین کارکن کلورنگ فیکٹری شاہجہان پور۔ گواہ شد اعجاز فاطمہ بقلم خود موصیہ وصیت ۱۳۰۳۱ اہلیہ منشی کلیم الدین صاحب۔ گواہ شد محمد ظفر احمد قریشی پسر موصی مذکور ۷۳/۳/۱۵ گواہ شد اندراجات میرے علم کے مطابق درست ہیں۔ مصدقہ محمد عقیل پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ شاہجہان پور۔

وصیّتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیّت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں ؛

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیّت نمبر ۱۳۹۱۹ - مَیں ایس ایم رضوان ولد عبدالستار صاحب قوم شیخ۔ پیشہ ملازمت عمر ۳ر جنوری ۱۹۴۷ء پیدائشی احمدی ساکن بلاری ڈاک خانہ بلاری ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۳/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ملازمت سے اس وقت مبلغ -/۷۰۰ روپے مشاہرہ پا رہا ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بونس جب سالانہ ملا کرے گا اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کر دیا کروں گا۔ اور جب کمپنی کی طرف سے پراویڈنٹ فنڈ ملے گا اس کے ۱/۱۰ حصۂ جائداد کی بھی ادائیگی کر دوں گا۔ اس کے علاوہ میری تنخواہ میں آئندہ جو اضافہ ہؤا کرے گا۔ اُس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور جو جائداد پیدا ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بوقتِ وفات جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ العبد موصی ایس ایم رضوان ۷۳/۳/۱۷
گواہ شد شیخ ابراہیم　　گواہ شد جلال الدین انسپکٹر بیت المال ۷۳/۳/۱۷

وصیّت نمبر ۱۳۹۲۰ - مَیں سیدہ حمیدہ بیگم زوجہ ایس ایم رضوان صاحب قوم سید۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر قریباً ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن مظفر پور ڈاک خانہ مظفر پور ضلع مظفر پور۔ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۳/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) دین مہر -/۵۰۰۰ (۲) زیورات جن کی مالیت -/۵۰۰۰ (۳) بینک بیلنس -/۶۰۰۰ (۴) نقد رقم موجود -/۳۰۰۰ (۵) اُوشا فین آدم قد -/۲۰۰ (۶) ریسٹ واچ دو عدد -/۳۰۰ (۷) ٹرانسسٹر -/۴۵۰ (۸) اُوشا سلائی مشین -/۵۰۰

مندرجہ بالا جملہ جائداد مالیتی -/۲۰۵۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ مَیں کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمدنی کے ذرائع پیدا ہوں گے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر مزید جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ الامۃ موصیہ: سیدہ حمیدہ بیگم ۷۳/۳/۱۸
گواہ شد ایس ایم رضوان خاوندِ موصیہ ۷۳/۳/۱۸　گواہ شد جلال الدین انسپکٹر بیت المال

وصیّت نمبر ۱۳۹۲۱ - مَیں حمیدہ نصرت بنت قریشی محمد شفیع صاحب عابد قوم قریشی۔ پیشہ خانہ داری عمر تاریخِ پیدائش ۴۵/۱۱/۱۴ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۳/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میری اس وقت کوئی کسی قسم کی آمد ہے۔ لیکن میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ جس وقت اور جو بھی میری آمد یا جائداد ہوگی مَیں ابھی سے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ الامۃ موصیہ: حمیدہ نصرت ۷۳/۳/۱۵
گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد والدِ موصیہ موصی ۹۲۹۲ انسپکٹر تحریک جدید۔
گواہ شد عبدالقدیر درویش، واقفِ زندگی۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

وصیّت نمبر ۱۳۹۲۲ - مَیں کلیم الدین ولد حافظ عبدالحی صاحب۔ قوم قریشی پیشہ ملازمت و زراعت عمر ۵۸ سال تاریخِ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن محلہ لودھی پور ڈاک خانہ و ضلع شاہجہان پور صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۳/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

تفصیل جائداد جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی گئی ہے:-

(۱) ماہانہ آمد تخمیناً -/۲۰۰ میں سے ہر ماہ -/۲۰ روپے دیتا رہوں گا۔ (۲) جائدادِ منقولہ پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ -/۳۰۰۰ روپیہ (۳) جائداد غیر منقولہ (باقی دیکھئے کالم ۳ و ۴ صفحہ ہذا نیچے)

سائیکل کی سواری

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کُنتم خیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنّاسِ کے قرآنی نقطہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بنی نوعِ انسان کی پُرخلوص خدمت بجالانے کی تحریک فرمائی ہے۔ اور یہ خدمت سائیکل پر دور دراز علاقے میں پہنچ کر بغیر زائد اخراجات کے بڑی خوش اسلوبی سے ادا کی جاسکتی ہے۔

حضرت ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے تمام عہدیداران جماعت کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریک کو مؤثر طریق پر احبابِ جماعت کے سامنے رکھیں اور نگرانی بھی کریں اور ساتھ کے ساتھ دفتر مرکزیہ قادیان میں اپنی جد وجہد کی رپورٹیں بھی بھجواتے رہیں، تا ان کی طرف سے حضور کی خدمتِ عالیہ میں ان جماعتوں اور عہدیداران کے اسماءِ گرامی بغرض دُعا بھجوائے جاتے رہیں۔ جو حضور کی اس تحریک میں عملاً حصّہ لے رہے ہیں۔

اِسی خطاب میں جس کا ابھی حوالہ دیا گیا ہے احباب نے یہ بھی مطالعہ فرمایا ہوگا کہ کس طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان جماعتوں پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ انعام سے بھی نوازا، جنہوں نے مسابقت کی رُوح دکھلاتے ہوئے دوسری جماعتوں سے امتیاز حاصل کیا جس صورت میں کہ قرآن کریم میں مومنوں کا یہ ماٹو اور مطمحِ نظر مقرر کیا گیا ہے کہ فاستبقوا الخیراتِ کہ "بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔" تو کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان کی احمدیہ جماعتیں اور افراد بھی اس مومنانہ مسابقت میں حصّہ نہ لیں۔!!

آخر میں مکرر طور پر حضور انور کی اس سکیم کا خلاصہ عرض کر دیتے ہیں تاکہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے۔ اور اس کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی مشکل نہ رہے:-

حضور کا ارشاد ہے کہ انصار اللہ۔ خدام۔ لجنات کی ممبرات اور ناصرات سائیکل خریدیں۔ اس پر سواری کیا کریں۔ حتیٰ کہ ایک معقول تعداد ایسے دوستوں کی طیار ہوجائے جو سو سو میل کا سفر روزانہ سائیکل پر بآسانی کرسکتے ہوں۔

سکیم کا دوسرا حصّہ اطفال کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ

"اطفال اپنے پاس غلیلیں رکھیں"

اس سے وہ نشانہ کی مشق کریں گے۔ ربڑ کی غلیلوں پر اگر اطفال اپنا نشانہ پختہ کرلیں تو وہ اس سے بڑی عمدگی سے چھوٹے پرندے بھی شکار کرسکتے ہیں۔ جو ایک عمدہ اور صحت بخش غذا بھی ہے۔ اس طرح انہیں محبوب امام ہمام کی اطاعت کے نتیجہ میں رُوحانی فوائد کے ساتھ ساتھ جسمانی اور مادی فوائد بھی حاصل کرلینے کے مواقع میسّر آجانے ممکن ہیں۔

امید ہے کہ احبابِ جماعت ان دونوں سکیموں کو اپنے یہاں جلد از جلد جاری کرکے انہیں کماحقہٗ کامیاب بنائیں گے۔ وباللّٰہِ التوفیق ٭

اخبارِ قادیان

قادیان ۱۵ر نومبر بروز جمعرات مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف لنڈن مقاماتِ مقدسہ قادیان کی زیارت کے بعد آج صبح واپس تشریف لے گئے۔

۱۶/۱۱ - عزیز وسیم احمد ابن مرحوم ماسٹر نثار محمد صاحب آف راٹھ نے امسال بی۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دیا۔ مگر باٹنی کے پرچہ میں کمپارٹمنٹ آیا۔ ستمبر کے سیشن میں اسی پرچہ کا امتحان دیا۔ آج نتیجہ نکلا بحمد اللہ عزیز فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہؤا۔ اللہ مبارک کرے۔

۱۷/۱۱ آج بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں مقامی مجلس انصار اللہ کا اجلاس ہؤا جس میں مکرم مولوی عبد القادر صاحب فاضل دہلوی نے نماز کی پابندی اور قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کے بارہ میں تقریر کی۔ دوسری تقریر زعیم مقامی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تربیتِ اولاد کے بارہ میں کی اور اراکین مجلس انصار اللہ کو بعض تنظیمی امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے حسبِ حال بعض باتیں بیان کیں۔

★— مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش اور اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر دونوں وی۔ جے ہسپتال امرتسر میں داخل ہوکر زیرِ علاج ہیں دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں ٭

اظہارِ تشکّر: مکرم سید داؤد احمد صاحب آف مظفر پور (بہار) کے ہاں اٹھارہ سال بعد بیٹا تولد ہونے کی خبر بدر کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہوچکی ہے موصوف نے اس خوشی کے موقع پر شکرانہ فنڈ میں ۲۰/- روپے، مساجد فنڈ میں ۲۰/- روپے اور اعانتِ بدر میں ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین ٭ خاکسار: عبد الحی فضل۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف تقریباً ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اُمید ہے احبابِ جماعت اس میں شمولیت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن برکات سے وافر حصّہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصّہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصّہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصّہ مقرر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی از بس ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہوسکے۔

لہٰذا جملہ احبابِ جماعت و عہدیدارانِ مال اور مبلّغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تمام عہدیدارانِ مال کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی فرماویں۔ تاکہ جلد رقوم مرکز میں بھجوا سکیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے تمام احبابِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے، آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

مکرم سیٹھ ظفر احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب کو اللہ تعالےٰ نے دو بچیوں کے بعد اولادِ نرینہ سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور خاندان کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

مکرم سیٹھ صاحب موصوف نے اس خوشی میں ایک معقول رقم مختلف مدات میں ارسال فرمائی ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء ٭

خاکسار: فیض احمد گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان۔

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں!

کوالٹی اعلیٰ — اور — نرخ واجبی

AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

فون نمبرز 23-1652 23-5222

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

کرومبیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE
CALCUTTA-12.

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

رہنے والے ضلع سرگودھا کے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ایک ہزار روپیہ انعام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ انعام مبارک کرے۔

اُمتِ مسلمہ اُخرجت للناس ہے

اس کے بعد حضور نے کنتم خیر اُمّۃ اُخرجت للنّاس (آلِ عمران) کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو صرف خیر امت ہی نہیں بلکہ اُخرجت للناس بھی قرار دیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اسی طرح امتِ مسلمہ بھی پوری دنیا کی بھلائی، ہمدردی اور مدد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور اس بھلائی کا آخری جلوہ یہ ہے کہ پُوری دُنیا اُمت واحدہ بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ اس مہم کا آغاز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہوُا۔ اور اس کی انتہائی کامیابی اور عروج خود حضورؐ کی بشارت کے ماتحت مہدی معہود کی بعثت کے ساتھ وابستہ تھا جبکہ خیر و شر کی اور شیطان و رحمان کی آخری جنگ مقدر تھی۔ چنانچہ یہ جنگ مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ شروع ہوگئی۔ یہ بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی جبکہ تمام باطل مذاہب نے مل کر اسلام کے خلاف ایسی خطرناک یلغار کی تھی جس کا آج ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ باطل سمجھتا تھا کہ میں اسلام کو یوں نیست و نابُود کر دوں گا کہ دیکھنے کے لئے بھی کوئی مسلمان نہ رہے گا۔ مگر یہ وہ خواب تھی جو شرمندۂ تعبیر نہ ہوئی۔ کیونکہ عین اسی نازک زمانہ میں یہ آسمانی آواز بلند ہوئی کہ ہم مہدی معہودؑ کو بھیج رہے ہیں جو رُوحانی ہتھیاروں سے اس حملہ کو پسپا کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ کفر کا حملہ ایسا پسپا ہوُا کہ آج ایک دُنیا معترف ہے کہ عیسائیت اسلام سے شکست کھا رہی ہے۔ چنانچہ خود عیسائی حلقے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ افریقہ کی سرزمین میں اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو اس کے بالمقابل ۹ افراد جماعت احمدیہ کے ذریعہ مسلمان ہو رہے ہوتے ہیں۔

اسلام کی رُوحانی یلغار

حضور نے فرمایا۔ ادیانِ باطلہ کا حملہ بے شک پسپا ہوگیا۔ مگر ہمارا کام ختم نہیں ہوُا۔ کیونکہ محض ہم نے اس کا دفاع نہیں کرنا بلکہ رُوحانی یلغار کے ذریعہ پوری دُنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ مہم شروع ہوچکی ہے۔ بگل بجا دیا گیا ہے۔ جنگ جاری ہے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ گو ہم انتہائی کمزور ہیں۔ مادی سامان۔ دولت اور سیاسی اقتدار ہمارے پاس نہیں ہیں۔ لیکن اگر ہماری جماعت کا ہر طبقہ مرد عورتیں۔ بچے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش اور قربانی پیش کر دیں تو پھر جو باقی کمی رہ جائے گی وہ خدا تعالیٰ خود اپنے وعدے اور بشارت کے ماتحت پوری کر دے گا۔ کیونکہ غلبۂ اسلام کی مہم مہدی معہودؑ کی جماعت سے ہی وابستہ ہے۔ اور یہ مہم بہرحال کامیاب ہو کر رہے گی۔ یہ خدائی وعدہ ہے اور خدا جو وعدہ کرے وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ سرمایہ داری یا اشتراکیت کے پاس دکھی انسانیت کی مدد کرنے کے حقیقی سامان نہیں ہیں۔ یہ مدد صرف اسلام ہی کرسکتا ہے۔ کیونکہ اسلام بنی نوع انسان کی بہتری اور غرباء کی بھلائی کے لئے جو تعلیم دیتا ہے یہ دُنیوی اور مادی تحریکیں تو اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم خود بیدار ہو کر اپنی اہم اور نازک ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ حضور نے فرمایا ہمارے ہتھیار دعائیں۔ سچی ہمدردی۔ بھلائی اور خدمت ہیں۔ ہم خدمت کے مقام پر قائم کئے گئے ہیں۔ اور یہی مقام ہمیں زیب دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیوی دولتیں ہمارے لئے کوئی کشش نہیں رکھتیں۔ ہمارے لئے ہمارے خدا کی رضا اور اس کی بشارتیں کافی ہیں۔ بشرطیکہ ہم اپنے آپ کو ان بشارتوں کا اہل بنائیں۔

حضور نے فرمایا: یہ جماعت کے مردوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ احمدی خواتین کو بھی اپنے پہلو بہ پہلو دین کی خدمت کے لئے تیار کریں۔ جماعت کے کسی حصہ اور طبقہ کی ہم خوابیدہ حالت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عورتوں۔ مردوں بچوں سب کو بیدار ہو کر ایک دوسرے کی تربیت کرنی چاہیئے۔ تاکہ جو عظیم ذمہ داریاں ہم پر عائد کی گئی ہیں ہم انہیں ادا کرسکیں۔

خُدام الاحمدیّہ کے نئے صدر

اپنی بصیرت افروز تقریر کے آخر میں حضور نے اعلان فرمایا کہ خدام کے نمائندوں نے آئندہ دُو سال کے لئے اپنے نئے صدر کے انتخاب کے متعلق اس اجتماع میں جن آراء کا اظہار کیا ہے اُن کے مطابق میں کثرتِ رائے کی سفارش کو منظور کرتے ہوئے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو آئندہ دُو سال کے لئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا صدر مقرر کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں پوری طرح کام کرنے کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا، آپ کے سابق صدر چوہدری حمید اللہ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی اور خوش اسلوبی سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

آخر میں حضور نے خدام سے اُن کا عہد دُہرایا۔ پھر پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوُا۔

قادیان میں عید کی قربانیوں کیلئے

دوست جلد اطلاع دیں

حسبِ سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں بیرون جات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمّہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کرسکتے ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۵۰/- روپے ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کے لئے ریلوے ریزرویشن!

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں۔ تا ان کی سیٹیں یا برتھ حسبِ پسند ریزرو کروائی جاسکیں۔ حسبِ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے:-

(۱) تاریخِ واپسی (۲) از امرتسر تا فلاں سٹیشن (۳) نام۔ عمر۔ پُورا یا نصف ٹکٹ۔

(۴) ٹرین کا نام جس پر واپسی سفر کرنا ہے۔

ریزرویشن کیلئے ریلوے کے جدید قواعد کے بارہ میں مختلف اطلاعات سُننے میں آرہی ہیں۔ اس لئے احباب ابھی سے اطلاع دے دیں تا کسی طرح کی دقّت واقع نہ ہو۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

مُخلص اور غیر مُخلص میں فرق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں:- ”مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے کہ غیر مخلص تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے اور کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تا اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دُور کر دے۔“ ——— پس احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ مصائب سے نہ گھبرائیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتے چلے جائیں۔ خدا تعالیٰ خود اپنے فضل سے تمام مصائب کو دُور فرماتا رہے گا۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کو اخلاص کے ساتھ تحریکِ جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا کرے آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

ایک ضروری اعلان

جملہ خریدارانِ بدر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے ڈاکخانہ کا پن کوڈ نمبر ضرور تحریر کریں تا بروقت اُن تک اخبار بدر پہنچ سکے۔ ڈاکخانہ کے قانون کے لحاظ سے یہ بیحد اہم ہے۔ ڈاکخانہ قادیان کا پن نمبر 143516 ہے۔ قادیان خط لکھتے وقت یہ نمبر درج کیا کریں۔ شکریہ۔

(مینجر بدر)

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینجر بدر)